رابندر ناتھ ٹیگور کا ۲۰ ویں صدی کے ثقافتی منظر نامہ پر غیر معمولی اثر تھا

ساہتیہ اکیڈمی کے زیر اہتمام ’رابندر ناتھ ٹیگور: فطرت، ماحولیات‘ کے موضوع پر منعقدہ پروگرام میں شرکاء کا اظہار خیال

نئی دہلی (اسٹاف رپورٹر) ساہتیہ اکیڈمی کے زیر اہتمام رابندر ناتھ ٹیگور کے یوم پیدائش کے موقع پر ’رابندر ناتھ ٹیگور: فطرت، ماحولیات‘ کے موضوع پر ایک ادبی فورم پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت مصنفہ ملاشری لال نے کی اور پریاگ شکلا (ہندی) اجے کمار مشرا (سنسکرت) اور شہزاد انجم (اردو) نے اپنے خیالات اظہار کیا۔ ساہتیہ اکیڈمی کے سکریٹری کے سرینواس راؤ نے تمام شرکاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ رابندر ناتھ ٹیگور کا بیسویں صدی کے ثقافتی منظر نامے پر بہت بڑا اثر تھا۔ ان کی نظمیں جو فطرت کے بہت قریب تھیں، انہیں دنیا بھر میں شناخت حاصل ہوئی۔ پریاگ شکلا نے کہا کہ رابندر ناتھ ٹیگور نے قدرت کے نام پر پوری طاقت کا تجزیہ کیا ہے۔ انہوں نے نہ صرف اپنی نظموں میں بلکہ اپنے ناولوں، ڈراموں، پینٹنگز وغیرہ میں بھی فطرت کی بہت سی شکلوں کو اجاگر کیا ہے۔ آج ہم فطرت کے بغیر بے چینی محسوس کر رہے ہیں۔ اجے کمار مشرا نے کہا کہ رابندر ناتھ ٹیگور روحانیت کو ہندوستانی تناظر میں پیش کرتے ہیں اور انسانوں کے ساتھ فطرت کے کثیر جہتی رشتے کی تصویر کشی کرتے ہیں۔ فطرت کے تئیں ان کی انمول شراکت کو جامع انداز میں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اردو کے معروف ادیب شہزاد انجم نے جامعہ ملیہ اسلامیہ میں رابندر ناتھ ٹیگور کی تیرہ کتابوں کے اردو ترجمے کے دوران ہونے والے تجربات پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے فطرت کے ساتھ رہتے ہوئے اپنی تخلیقات لکھیں اور ان کی تحریر پر اس کے اثرات واضح محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ پروگرام کے صدارت کرتے ہوئے ملاشری لال نے کہا کہ فطرت کے حوالے سے رابندر ناتھ ٹیگور کے الفاظ آج بھی بہت متاثر کن ہیں۔ انہوں نے فطرت پر نہ صرف لکھا بلکہ اسے اپنی زندگی میں نافذ بھی کیا۔ انہوں نے شانتی نکیتن اور سری نکیتن کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ رابندر ناتھ ٹیگور نے یہ سب صرف طلبہ کو فطرت کے قریب لانے کے لئے تصور کیا ہے۔

ساہتیہ اکیڈمی کے زیر اہتمام منعقدہ ادبی فورم پروگرام کا منظر